سوال

(436) بیوی کواپنے والدین کی خدمت کےلیے مجبور کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمیں ایک سوال موصول ہواتھا کہ اگر بیوی اپنی مرضی سے خاوند کے والدین کی خدمت نہ کرے تو کیا خاونداپنی بیوی کواپنے والدین کی خدمت کےلئے مجبور کرسکتا ہے ، ہم نے جواب میں لکھاتھا کہ بیوی اپنے خاوند کے والدین کی خدمت میں کوتاہی نہ کرے ، یہ خدمت سسرال کا حق ہے ، دلیل کے طورپر ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کا حوالہ دیا تھا۔ اس کے متعلق ہمیں خط موصول ہوا ہے کہ میں آپ کے جواب سے بخوبی اتفاق کرتا ہوں لیکن آپ نے اپنے جواب میں اس کے متضاد پہلو کو نظر انداز کردیاہے وہ یہ ہے کہ اگر خاوند کے والدین اوراس کے بہن بھائی ،خاوند کی بیوی کے ساتھ اچھاسلوک نہ کریں ۔ توآپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت نہیں فرمائی، آپ کاجواب تویکطرفہ فیصلہ ہے ،اس کے بعد ہمارے محترم نے اڑھائی صفحات پر مشتمل اپنی بیٹی پرروارکھے جانے والے ظلم کی المناک اوردل سوزداستان رقم کی ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے سامنے جب کوئی سوال آتا ہے ۔ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب تحریرکیاجاتا ہے ۔ استثنائی حالات سے ہم بے خبر ہوتے ہیں، اس لئے ''متضاد پہلو کو نظرانداز کردینے ''کاالزام ہمیں نہیں دیاجاسکتا اورنہ ہی ہمارے کسی جواب کو ''یکطرفہ فیصلہ ''قراردیاجاسکتا ہے ،ایسے مواقع پر خاوند کواپنا کرداراداکرناچاہیے ، جیساکہ ہم نےاپنے جواب کے آخر میں لکھا تھا۔ خاوند کوچاہیے کہ وہ افہام و تفہیم کے ذریعے ایسے کاموں کو سرانجام دے اور محبت واتفاق کی فضا کوبرقراررکھتے ہوئے خودبھی والدین کی خدمت کرے اوراپنی بیوی کوبھی یہ سعادت حاصل کرنے کےلئے پابندبنائے ۔ محترم کے بیان کردہ حالات کے پیش نظر ہمارے سامنے بیوی کےلئے دوراستے ہیں :

ایک عزیمت کا۔ دوسرا رخصت کا۔

بدسلوکی دیکھ کر حسن سلوک کا مظاہرہ کیاجائے لیکن یہ بہت مشکل اورگراں ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ '''نیکی اوربرائی کبھی ایک جیسی نہیں ہوسکتیں ،آپ بدی کوایسی بات سے دفع کیجئے جواچھی ہو،آپ دیکھیں گے کہ جس شخص کی آپ سے عداوت تھی وہ آپ کاگہرادوست بن گیا ہے اوریہ بات صرف انہیں نصیب ہوتی ہے جوبڑے صبر کیش ہوتے ہیں اوریہ اعزازصرف ان کوملتا ہے جوبڑے نصیب والے ہوتے ہیں ۔ '' [۴۱/حم السجدہ : ۳۴۔ ۳۵]

اس عزیمت پر عمل پیراہونابچوں کا کھیل نہیں بلکہ بڑے حوصلہ منداورجگرگردہ رکھنے والوں کا کام ہے لیکن آخرکار یہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتے ہیں، لہٰذااگرعزیمت پر عمل کرتا ہے توخاوند کے والدین اوراس کے بہن بھائیوں کی بدسلوکی برداشت کرکے خدمت گزاری کافریضہ سرانجام دیتے رہناچاہیے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادگرامی ہے کہ

''صلہ رحمی کرنے والاوہ نہیں ہوتا جو بھا برتاؤ کرنے والے سے خوش اسلوبی سے پیش آئے کیونکہ یہ ادلے کا بدلہ ہے۔ صلہ رحمی کرنے والادراصل وہ ہے جو قطع تعلقی کرنے والوں کے ساتھ بھی نرم رویہ اور ملنساری سے پیش آئے۔'' [صحیح بخاری، الادب: ۵۹۹۱]

دوسرا راستہ رخصت کا ہے، بشرطیکہ خاوند کا ساتھ دے، والدین سے علیحدگی اختیار کرلی جائے، شادی کے بعد والدین سے علیحدہ ہوجانا ہمارے معاشرے کا ایک حصہ ہے اور شریعت نے اسے بری نگاہ سے نہیں دیکھا ہے، بیوی خاوند اگر علیحدہ رہیں گے تو ہر روز کی گھٹن اور تو تکار سے نجات مل جائے گی۔ اکھٹے رہتے ہوئے حالات مزید خراب ہوسکتے ہیں۔ آخر صبر و ہمت کی بھی انتہا ہوتی ہے۔

اگر عزیمت پر عمل کرنے کی ہمت نہ ہو اور علیحدگی اختیار کرنے میں خاوند ساتھ نہ دے تو زندگی اجیرن بنانے کے بجائے شریعت نے ایک دوسرا راستہ اپنانے کا ہمیں اختیار دیا ہے، وہ خلع لینے کا ہے۔ صحابیات مبشرات | کی مثالیں موجود ہیں جب نباہ کی کوئی صورت نظر نہیں آئی تو انہوں نے کچھ دے دلا کر اپنے خاوند سے خلع حاصل کرلیا۔

آخر میں ہمارا مشورہ ہے کہ برادری کے طور پر خاوند کے والدین کو سمجھایا جائے اور انہیں کتاب وسنت کی روشنی میں بچی کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر آمادہ کیا جائے اور اگر بچی میں کوئی قصور ہے تو اسے بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے، تاکہ زندگی کے یہ چند مستعار دن خوش اسلوبی سے گزر جائیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 438